بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ /تیرھواں اجلاس

مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 13/ اکتوبر 2009ء بمطابق 23/ شوال 1430ھ بروز منگل۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
4	سرکاری کارروائی۔	5
	(i) بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء)۔	
	(ii) بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء)	
	(iii) بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء)۔	
5	مشترکہ قرارداد نمبر 34 منجانب مولانا محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت)۔	7

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 / اکتوبر 2009ء بمطابق 23 / شوال 1430ھ بروز منگل بوقت صبح 11 بجکر 45 منٹ پر زیرصدارت جناب ڈپٹی سپیکر سید مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ؕ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ط وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ o فَتَرَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوۡنَ فِیۡهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَخۡشٰۤی اَنۡ تُصِیۡبَنَا دَآئِرَةٌ ط فَعَسَی اللّٰهُ اَنۡ یَّاۡتِیَ بِالۡفَتۡحِ اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَیُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ نٰدِمِیۡنَ o صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمِ ط

﴿پارہ نمبر ٦ سورۃ المائدہ آیت نمبر ٥١-٥٢﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بیشک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔ آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے، ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر پڑ جائے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے دے۔ یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر (بے طرح) نادم ہونے لگیں گے۔ وَمَاعَلَیۡنَآ اِلَّاالۡبَلَاغُ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالیٹی ایجوکیشن): جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی چنگیزی صاحب!

وزیر کوالیٹی ایجوکیشن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم جو یہاں عوامی نمائندے ہیں اجلاس منعقد کراتے ہیں اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم بلوچستان کے عوام کے لئے قانون سازی کریں۔ اور یہاں جو محکمے

ہیں ان کے بارے میں کچھ ایسے سوالات ہوں جو عوامی مسائل سے متعلق ہوں بدقسمتی یہ ہے کہ بجٹ سیشن میں بھی میں نے کہاں تھا ہم بجٹ بنا رہے ہیں بہت اچھی بات ہے مگر یہ بجٹ اس وقت مفید ثابت ہوسکتا ہے جب یہاں پر امن ہوگا جہاں امن نہیں ہے وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے۔ زندگی اگر مضبوط ہوتی ہے تو امن سے ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! کوئٹہ گزشتہ ایک سال سے قتل گاہ بن چکا ہے ہفتے میں دو تین شہادتیں ہوتی ہیں ایسے بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں جن کا دور تک ان چیزوں سے واسطہ نہیں ہے۔ کل محکمہ مائنز کے ایک اہلکار جناب محمد اشرف چنگیزی کو کچھ سماج دشمن عناصر نے سریاب لنک روڈ پر شہید کر دیا ہے سب سے پہلے میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور اپنے تمام دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اس سلسلے کو روکنے کے لیے آئیں اور مل کر کوئی ایسا فارمولہ تجویز کرلیں کہ قتل و غارت گری کا جو سلسلہ ہے وہ ہمیشہ کے لیے بند ہو۔ گزشتہ اجلاس جو تین دن پہلے سردارزادہ رستم خان جمالی شہید صوبائی وزیر ایکسائز پر چلا تھا اس میں بھی میں نے کہاں تھا کہ اگر ہم خاموش رہیں گے تو یہ جو مُٹھی بھر عناصر یہ ہم سب کے گھروں میں پہنچ جائیں گے شاید پھر اس دن کو ہم روک نہیں سکیں گے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج جی ایچ کیو پر بھی حملہ ہوتا ہے ہم آپ دیکھ رہے ہیں کہ کسی کی بھی زندگی محفوظ نہیں ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے جو ادارے ہیں شاید وہ متحرک نہیں ہیں یا ہم لوگوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے ورنہ یہ جو چند لوگ ہیں ان میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ پورے پاکستان کو یرغمال بنالیں مگر کوئٹہ کے جو حالات ہیں میں دیکھ رہا ہوں یقیناً پورا کوئٹہ ان کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شاید ہم لوگ خاموش ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب! یہاں شاہنواز خان مری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں آج انہوں نے بھی تعزیت کی انہوں نے کہا کہ وہ میرے جونیئر رہ چکے ہیں جناب سپیکر صاحب! یہ ایک فرد نہیں ہے بلکہ سرکاری ملازم بھی ہیں حکومت کے دو ستون ہوتے ہیں ایک عوامی نمائندے اور دوسرا اسٹیبلشمنٹ۔ اور سرکاری جو اہلکار ہیں اگر ہم ان کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں اگر ہم اپنے ارکان اسمبلی کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں تو یقیناً عوام ہم سے مایوس ہوں گے۔ اور خدانخواستہ ان کی مایوسی کسی دن اس حد تک نہ پہنچے کہ یہ لوگ خود اپنی حفاظت کرنے میدان میں نکل جائیں اس وقت نہ حکومت ہوگی نہ لاء اینڈ آرڈر ہوگا اس وقت نہ آپ نہ میں اور نہ کوئی اور ہوگا تو خدارا ان حالات کو کنٹرول کرنے کے لیے ان حالات سے بچنے کے لیے آپ تمام سے گزارش ہے کہ آئیں مل بیٹھ کر حالات کو سنجیدگی سے لے لیں۔ اور ساتھ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ انکی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے اور ارکان سے گزارش ہے کہ وہ میرے ساتھ دیں اور ایک ایسا فارمولہ بنا دیں جس سے نہ صرف کوئٹہ شہر بلکہ پورا بلوچستان محفوظ رہے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔
چونکہ محرک رخصت پر ہیں لہٰذا تمام سوالات آئندہ اجلاس کے لیے مؤخر کیے جاتے ہیں۔

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں ذرا اس پر توجہ دی جائے محکمہ صحت کے حوالے سے جناب جعفر خان مندوخیل صاحب نے کل کتنے سوالات کیے ہیں آپ سیکرٹری اسمبلی سے ڈیٹا طلب کرلیں۔ جتنے بھی سوالات انہوں نے کیے ہیں وہ سارے تکرار کے ساتھ ہوئے ہیں لیکن جس دن ان کے سوالات ہوتے ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے وہ غیر حاضر رہتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتے ہیں سوالات بھی کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ میرا سارا ڈیپارٹمنٹ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اب 2001ء سے لیکر 2008ء تک کس ڈیپارٹمنٹ میں کس شعبے میں کل کتنے مریض ریفر ہوئے ہیں کس نے ریفر کیے ہیں کہاں ریفر کیے ہیں ان پر کل کتنا خرچہ آیا ہے اس کا بڑا سا پلندہ تیار ہوجاتا ہے ہم محنت کرتے ہیں تیاری کرتے ہیں اس کے باوجود وہ نہیں آتے ہیں تو پھر سوالات کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ پھر یہ سوالات کوئی پالیسی میٹر ہونے چاہئیں جزیات پر سوالات کرنا اس کا کوئی فائدہ ہو کوئی مقصد ہو۔ اب 2001ء کے جو معاملات ہیں اس میں جو مریض ریفر ہوچکے ہیں ان کو ریکارڈ پر لانا اس میں فائدہ کونسا ہے نقصان کونسا ہے وہ پتہ نہیں زندہ ہیں یا مرچکے ہیں اسطرح کے سوالات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسمبلی پالیسی میٹر پر بات کرتی ہے پالیسیاں مرتب کرتی ہے تو اجزاء پھر اسی میں آجاتے ہیں یہ تو سوالات اجزاء کی بنیاد پر کرتے ہیں کہ فلاں جزو کے بارے میں ہمیں تفصیلات دی جائیں لیکن پھر خود غیر حاضر رہتے ہیں لہٰذا آپ ان کو پابند کرلیں یا تو سوالات نہ کیا کریں اگر کرتے بھی ہیں تو وہ حاضر ہوجائیں پھر ہمارا محکمہ کام کرتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوگیا میں نے ابھی کہہ دیا۔ سوالات آئندہ اجلاس کے لیے مؤخر کئے جاتے ہیں۔
سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): جناب شفیق احمد خان وزیر تعلیم سرکاری کام سے لاہور گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے 13 اور 14 / اکتوبر کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

ڈاکٹر عرفان کریم صوبائی وزیر قلات کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے 13 / اکتوبر کے اجلاس کے لئے رخصت کی

درخواست دی ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ صوبائی وزیر نے نجی مصروفیات کی بناء پر رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہنے کی وجہ سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار ثناءاللہ زہری وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ وہ دبئی میں ہیں لہٰذا آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے انہوں نے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی صاحب وزیر جی ڈی اے نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

سرکاری کارروائی

(i) بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر داخلہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔ وزیر داخلہ نہیں ہے جی منسٹر لاء! آپ پیش کریں۔

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی و قانون): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی و قانون منجانب وزیر داخلہ ۔ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔ وزیر داخلہ مسودہ قانون کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی و قانون: میں وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی و قانون منجانب وزیر داخلہ یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے

مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

(ii) بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ماہی گیری بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): میں وزیر ماہی گیری بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔ وزیر ماہی گیری مسودہ قانون کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ماہی گیری: میں وزیر ماہی گیری تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

(iii) بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیرخزانہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔ جی منسٹر لاء صاحبہ! آپ پیش کریں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی وقانون: میں وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی وقانون منسٹر فنانس کی جانب سے بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔ وزیرخزانہ مسودہ قانون کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی وقانون: میں وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی وقانون وزیرخزانہ کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عبدالواسع سینئر وزیر اور مولوی محمد سرور موسیٰ خیل وزیر محنت وافرادی قوت میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 34 پیش کریں۔

مشترکہ قرار داد نمبر 34

مولانا محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): ہرگاہ کہ عرصہ دراز سے اخبارات اور سفارتی حلقوں کے ذریعے بلوچستان میں ممکنہ ڈرون حملوں کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب کیری لوگر بل آنے کے بعد جو کہ امریکی ایوان نمائندگان نے منظوری دی ہے اس میں بھی باقاعدہ طور پر بلوچستان کوئٹہ اور مرید کے میں فوجی کارروائی اور حملہ کرنے کی شرائط ڈال دی گئی ہیں۔ جس سے یہاں کے عوام اور تمام سیاسی

پارٹیوں کے تحفظات ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت بالخصوص صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف سے رجوع کرے کہ وہ ممکنہ ڈرون حملوں کے بارے میں پاکستان میں قائم امریکی سفارت خانے کو اپنے تحفظات سے آگاہ کریں۔ اور امریکی سفیر کو طلب کر کے انہیں بلوچستان اور مرید کے میں ممکنہ ڈرون حملوں اور یہاں کے عوام کو دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر قتل عام سے روکنے کے لئے اپنے اپنے فرائض منصبی ادا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محرکین میں سے کوئی ایک اپنی قرارداد کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیں گے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): (عربی) شکریہ جناب سپیکر! آج جو قرارداد پیش ہوئی اپنی نوعیت کے اعتبار سے اور امت مسلمہ کے حوالے سے اہم ہے۔ جناب سپیکر! اگر اس معاملے کو جو آج کل پاکستان میں ہو رہا ہے یا جن مشکلات سے ہم گزر رہے ہیں اس مقدس ایوان میں اگر اس پر غور نہ کیا جائے اور ان حالات کا جائزہ نہ لیا جائے تو جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں کہ ہمارا ایک خودمختار ملک ہے اور ہماری خودمختاری ہے کوئی یہ بات مان سکتا ہے ہم حق بجانب ہیں پھر ایک خودمختار ملک کے بارے میں اس قسم کے حالات اور اس قسم کے انداز اور ہمارے وطن عزیز کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں شاید ان حالات میں سب ہم کو بے وقوف کہیں گے۔ جناب سپیکر! ہمارے ملک میں بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ جتنی بھی مشکلات ہیں یہ ہم نے خود اپنے لئے پیدا کی ہیں اور اپنے لوگوں نے یہ پیدا کی ہیں۔ کہ

ے ما از بیگانہ بیگانہ ہرگز نادانم
ہرچہ کرد آشنا کرد

جناب سپیکر! ہم دعویٰ کرتے ہیں اسلام کا، مومن ہونے کا اور کلمہ گو ہونے کا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! جب ہمارا یہ دعویٰ ہو تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکامات ہیں ہمیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ جتنی بھی ہدایات ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کامیابی کے لئے دی ہیں ہماری کامیابی کے اسباب اس میں مضمر ہیں۔ تو دو آیتیں ہیں جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوستی کے بارے میں بھی اور وہاں یہود اور نصاریٰ کے جو مزاج ہیں وہ بھی ہمیں بتاتے ہیں ایک تو ان کی دوستی کے بارے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دیتا ہے کہ ان کو اپنا دوست مت بناؤ اپنے لئے ان سے خیر کی توقع مت رکھو۔ کیونکہ ان کے درمیان جتنے بھی اختلافات ہیں نصاریٰ یہود کو کوئی چیز نہیں سمجھتے اور یہود نصاریٰ کو کوئی چیز نہیں سمجھتے اتنے شدید اختلافات کے باوجود آپ کے مقابلے میں یہ ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ کو جب ان کے

بارے میں اتنی ہدایات دی گئی ہیں ۔ جب یہ ایک دوسرے کو کوئی چیز نہیں سمجھتے پھر بھی آپ کے لئے ان کے دل میں دشمنی ہے یہ آپکے دوست کبھی بھی نہیں بن سکتے ۔لہٰذا ان سے کبھی بھی خیر کی توقع نہ رکھی جائے تو جناب سپیکر! ہمارے ملک کے ادارے اس کے حکمران اس کے سیاستدان اس کی افواج، ساٹھ سال گذرنے کے باوجود روزِ اوّل سے ہماری نظران کی دوستی پر ہے یہ ہمارے دوست نہیں بن سکتے ۔لیکن ان کی دوستی سے ہمارا بار بار تجربہ بھی ہو چکا ہے ۔انڈیا کے ساتھ جب ہماری لڑائی ہوئی تو اس وقت یہ لوگ ہمیں تسلیاں دے رہے تھے کہ ہمارا بیڑا آرہا ہے آپ لوگ لڑیں ۔لیکن آخر تک ان کا بیڑا نہیں پہنچ سکا ۔ ہمارا ملک آخرانہوں نے دولخت کردیا ۔ ہمارے برادر بھائیوں کا ایک بازوانہوں نے کٹوادیا اور ہمارے درمیان ایک قسم کی مستقل چپقلش پیدا کردی ۔ لیکن یہ وہی بات ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور ہم نے ان کو اپنا دوست سمجھ کر اور ہمارا یہ خیال تھا کہ ان کی امداد ہمارے پاس پہنچ جائے گی ۔لیکن جناب سپیکر! ہماری بدقسمتی یہاں تک ہے حدیث میں آتا ہے کہ ''مومن کو دو دفعہ ایک غار سے سانپ نہیں کاٹ سکتا'' ایک دفعہ تو ظاہر بات ہے کہ کسی کا تجربہ شاید نہ ہو لیکن ہمارے لئے تو اس تجربہ کی کیا ضرورت ہے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ہدایت ہے کہ وہ آپ کے دوست نہیں بن سکتے ۔لیکن دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! آج کل جو اخبارات اور میڈیا پر آرہا ہے کہ do more , do more یہ ہم سمجھتے ہیں کہ کچھ اور کرلو کچھ اور کرلو ۔اس کا ترجمہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیغمبر کے ذریعے بتایا تھا کہ یہ یہاں تک آپ کو ذلیل اور خوار اور تباہ کریں گے جتنا بھی آپ ان کے ساتھ تعاون کریں یا جتنی بھی آپ ان کی بات مان لیں یا ان کے حکم پر چلیں لیکن وہ لوگ پھر بھی آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ do more کچھ اور کرلو ۔اس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ اس وقت یہود اور نصاریٰ آپ سے کسی بھی معاملے میں راضی نہیں ہوتے ہیں اگر آپ ان کا جتنا بھی حکم مان لیں کہ کچھ اور کرلو ۔ اور آخری بات یہ ہے کہ جب تک آپ ان کی ملت کے تابع نہ ہو جائیں جب تک آپ کے ان کے راستے پر نہ چلیں اس وقت تک یہ آپ سے راضی نہیں ہو سکتے ۔لیکن ہمارے حکمران ہمارے سیاستدان اور ہمارے یہ لوگ جنہوں نے پاکستان کو اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات سے ہٹ کر مسلسل ہماری نظریں امریکہ، یہود و نصاریٰ اور اسرائیل کی طرف ہیں ۔ جناب سپیکر! اگر کوئی فوجی اپنی ترقی کے لئے کوشش کرتا ہے کہ میری ترقی پروموشن ہو جائے تو جب تک وہاں سے آرڈر نہ ہو اس وقت تک اس کی پروموشن نہیں ہو سکتی ۔ جب ایک سیاستدان حکومت میں آنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ یقین رکھتا ہے کہ جب تک میں ان کے تابع نہ ہونگا اس وقت تک حکومت میں نہیں آسکتا ۔ جب اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے منظوری ہو پھر آپ آجائیں ۔لیکن اللہ کی طرف ان

کی نظر نہیں ہوتی۔ جناب سپیکر! ان نافرمانیوں کی وجہ سے آج ہمارے وطن عزیز ان حالات سے گزر رہا ہے۔اور یہاں تک معاملہ آ گیا ہے وہ میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں بتا دیا کہ امریکہ 9/11 کے بعد افغانستان سے جب ادھر آ رہا تھا لیکن پاکستانی عوام نے یہاں کے مسلمانوں نے اپنے حکمرانوں کو کہہ دیا کہ یہ معاملہ افغانستان تک نہیں رہے گا۔ یہ مسلمانوں نے نہیں کیا ہے یہ ایک منصوبے کے تحت یہاں خطے میں اپنے پاؤں جمانے کے لئے آ رہا ہے اور ایک بہانہ تلاش کرنے کے لئے انہوں نے یہ اقدام اٹھایا ہے۔لیکن بدقسمتی سے سات سال حکومت ہمارے ڈکٹیٹر ہمارے فوجیوں کو ملنے سے انہوں نے نہ صرف افغانستان کو بلکہ اپنے پاکستان کو بھی داؤ پر لگا دیا۔ جناب! میں یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ وہ افغانستان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا ہے کیونکہ افغانستان میں طالبان نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر مقابلہ کیا ہے اب امریکہ وہاں سے نکلنے کے لئے راستہ تلاش کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں یہاں سے نکل جاؤں گا۔ان کے چیف آف آرمی کہتے ہیں کہ ان حالات میں یہاں اگر جیت اور فتح ممکن نہ ہو مشکل ضرور ہے یہاں تک انہوں نے مان لیا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب! باہر ڈاکٹرز احتجاج کرنے کے لئے آئے ہیں ان کو تسلی دینے کے لئے اور ان کی بات سننے کے لئے کوئی جائے۔ان کو بولان میڈیکل کالج میں داخلہ نہیں ملا تھا وزیر صحت سے کہیں کہ وہ ان کو مطمئن کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے آپ اور وزیر صحت جائیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: اسکے علاوہ جناب! ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے چونکہ یہ قرارداد مولانا واسع صاحب لائے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس فلور پر بحث کرنے سے پہلے اگر ایسی قراردادوں کو اپنی پارلیمانی کمیٹی میں پیش کریں اور بعد میں ان کو متفقہ طور پر پاس کریں بات کی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالرحمٰن صاحب، صادق صاحب اور منسٹر ہیلتھ آپ صاحبان جائیں۔ یہ تو اب اسمبلی میں پیش ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا واسع صاحب!

سینئر وزیر: جناب سپیکر! اگر ہماری حالت یہ ہو یہ بات نہ کسی پارٹی نے کی ہے نہ بلوچستان کے لئے ہے یہ تو امت مسلمہ کے لئے ہے۔تو اس بارے میں یہ کیا معاملہ ہے بہرحال وہ کہتے ہیں کہ افغانستان اب افغانستان کی پوری قیادت ان کے سامنے کھڑی ہے اور ابھی تک ان کی کوئی ایسی شخصیت قتل نہیں کی ہے جو امریکہ کے مقابلے میں ہے لیکن جناب سپیکر! ہمارے ساتھ جو کچھ تین دن پہلے ہوا NWFP کے ایک دوست یہاں آئے

تھےانہوں نے بہت اچھی بات کی ۔میں نے ان سے پوچھا کہ پشاور میں یا صوبہ سرحد میں جو دھماکہ ہوا ہے بہت افسوس ناک ہے ۔انہوں نے کہا کہ وہ تو افسوس ناک ہےلیکن اس کے بعد جو دھماکہ ہوا ہے وہ شرمناک ہے تو جناب سپیکر! یہ ہمارے ساتھ بہت شرمناک معاملہ ہوگیا ہے ۔یعنی اس حد تک جب ہم مصلحت سے کام لیتے ہیں اس حدتک ہمارے ساتھ ہوگیا ہے کہ ہمارے چیف آف آرمی سٹاف کو جی ایچ کیو سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکالا گیا ہے ۔دہشت گردوہاں ان کو پکڑنے کے لئے جا رہے تھے ۔جب یہاں تک ان کی پہنچ ہو یہ لوگ خود نہیں آئے بلکہ ہم نے لائے ہیں پھر کہتے ہیں کہ طالبان ہیں ۔کیوں وہ کھل کر بات نہیں کرتے ہیں کیوں ہم عوام کو بیوقوف بناتے ہیں ۔جی ایچ کیو تک طالبان یا پہاڑوں میں رہنے والے لوگوں کی رسائی کس طرح ہوسکتی ہے ۔جناب سپیکر! اگر ہماری فوج ہمارے حکمران ہمارے سیاستدان ان کو اس وقت جواب دیتے کہ ہم نہ کسی سے لڑتے ہیں نہ کسی کے لئے لڑتے ہیں تو جناب سپیکر! آج ہماری حالت یہ نہ ہوتی ۔آج ہمارے جی ایچ کیو پر یہ شرمناک حملہ نہ ہوتا جب آپ نے ان لوگوں کو لایا ہے اور آپ خود کہتے ہیں کہ انہوں نے دوسو مکانات اسلام آباد میں کرائے پر لئے ہیں ۔اور آپ یہ کہتے ہیں کہ امریکی سفارت کار نے وہاں ایسا اسلحہ رکھا تھا آپ نے خود پکڑا ہے ۔آپ خود کہتے ہیں کہ بلیک واٹر کے جو لوگ ہیں یا جوان کی تنظیم ہے وہ لوگ ادھر موجود ہیں آج امریکہ یہ کھل کر کہتا ہے کہ میں بارہ ہزار ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین پر اپنا سفارت خانہ بنانا چاہتا ہوں تو جناب! بارہ سو ایکڑ پر ہمارا دارالحکومت اسلام آباد بھی بن سکتا ہے ۔جناب سپیکر! یہ اس قسم کے معاملات ہیں پھر بھی ہم چشم پوشی کرتے ہیں اور اخبارات میں بیانات داغ دیتے ہیں کہ اس کی منصوبہ بندی وزیرستان میں ہوئی ہے اس کی منصوبہ بندی فلاں نے کی ہے یہ تو صرف ان کا نام ہے تاکہ وہ بتادیں کہ یہ تو میں آپ کے ساتھ کرتا ہوں ۔جناب سپیکر! کورکمانڈروں کا ایک اجلاس ہوا اس میں انہوں نے کیری لوگر بل کے بارے میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا لیکن دوسرے دن ان سے کہا گیا کہ آپ کون ہیں آپ کو یہ آزادی کس نے دی ہے میں خان بہادر یہاں پر موجود ہوں ۔اور آپ کہتے ہیں کہ ہم اس پر یہ تحفظات رکھتے ہیں ۔تو جناب سپیکر! یہ سارے معاملات اور یہ سارے حالات اس وجہ سے پیش ہوئے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو ۔اگر اس معزز ایوان میں یہ بحث آپ نہ کریں ہم اپنے تحفظات کا اظہار نہ کریں ۔ہم عوام کے نمائندے یہ نہ کریں تو کیا عوام کو ہم سو بلڈوزر کے گھنٹے دے دیں اور ان کے بچوں کی ساری زندگی ڈرون حملوں میں جائے ۔اور وہ ان پر بمباری کریں ۔اور ہم انہیں کچھ نہ کہیں کیونکہ ان کے پانچ سو گھنٹوں کے لئے ہم یہاں عوامی نمائندہ بن کر آجائیں ہم ان کے نمائندے اس لئے ہیں کہ جناب سپیکر! ان لوگوں کی آواز ان تک نہیں پہنچ سکتی ان کی زبان میں تو یہ عوام

ہیں یہ لوگ ہیں یہ ایک مقدس ایوان ہے۔ ہماری فوج ہماری اسٹیبلشمنٹ ہمارے وہ ادارے جو شب و روز ان کی خدمت کرتے ہیں شاید ان کے لئے یہ بات نا قابل قبول اور نا قابل برداشت ضرور ہو لیکن مستقبل میں ان کی حیات ان کی خودمختاری اس میں ہے کہ بس کوئی اس طرح نوبت آجائے کہ مزید آپ کی خدمت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس سے بچ سکتے ہیں تو کیا جب ایک بریگیڈیئر جی ایچ کیو میں قتل کر سکتے ہیں۔ جب جی ایچ کیو کے 35 لوگ میڈیا کی پابندی کے باوجود وہ وہاں یرغمال بنا سکتے ہیں۔ تو یہاں کوئٹہ میں جناح روڈ پر یہاں تو ان لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے تو پشتون آباد، خروٹ آباد، قلات، خضدار اور ژوب وغیرہ کو آپ کس طرح سے بچا سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم اس معاملے میں اس مصلحت سے کام لیں کہ ہماری حکومت کے ان کے ساتھ نئے روابط ہیں اور ہم کسی دہشت گردی میں شامل نہیں ہیں۔ اگر وزیرستان، سوات اور بلوچستان میں ہے تو امریکہ کر رہا ہے یہ سارے امریکہ کے کارنامے ہیں اور امریکہ ہمارے ساتھ سب کچھ کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کو ایک واقعہ بتا ہوں جب شوکت عزیز صاحب وزیرخزانہ تھے ہم گوادر گئے وہاں جب دخل اندازی کی بات ہو رہی تھی تو میں نے کہا ہمارے گوادر کے لوگ یہاں کے بلوچ بہت پرامن لوگ ہیں اور ہمارے بہت محبّ وطن لوگ ہیں اور یہ جو کچھ کر رہا ہے یہ کیا مسئلہ ہے؟ آپ اپنے دوستوں کو ذرا سمجھا دیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے وہ وہاں نہیں مان رہے تھے جب گاڑی میں بیٹھ گئے تو کہا کہ یہ سب کچھ ہمارے ساتھ امریکہ کر رہا ہے۔ جب ہمارے حکمران ہماری فیصلہ کن اتھارٹی یہ کہتی ہے پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے پھر ہم کیوں کہتے ہیں کہ ہم خودمختار ہیں پھر ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہمارا ایک علیحدہ ملک ہے۔ پھر ہم کیوں بے گناہ لوگوں کو بم دھماکوں اور ڈرون حملوں میں مرواتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ملک کے محافظ حکمران بیٹھے ہوئے ہیں ہماری نمائندگی کرتے ہیں باہر کی بھی جب وہ نمائندگی کرتے ہیں تو وہ کیوں جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اندر سے بھی ہمیں تحفظ فراہم نہیں کرتے ہیں پھر بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک خودمختار ملک ہے۔ جناب سپیکر! ابھی جو کیری لوگر بل آیا ہے کچھ ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ یہ ہماری sovereignty پر حملہ ہے یہ کیا ہے آپ اور معاملوں کو چھوڑیں پہلے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ دہشت گردی ہے عمومی بات کر رہا تھا نہ تاریخ بتا سکتا تھا نہ ہمیں سمجھا سکتا تھا۔ اب وہ یہاں تک آ گیا ہے کہ کوئٹہ اور مرید کے پر ڈرون حملہ۔ باقاعدہ شہروں اور قصبوں کے نام اس نے شامل کئے ہیں آپ کے ایک ایک گاؤں ایک ایک قصبہ اور ایک ایک شہر محفوظ نہیں ہیں۔ آپ یہ بتائیں اگر یہ قرارداد ہم اس اسمبلی سے پاس کریں تو ایک عمومی بات ہے پالیسی بناتے ہیں لیکن زیادہ تفصیلات تو وہاں ہوتی ہیں جو کام کرتے ہیں یا جو وہاں پالیسی پر عمل درآمد کرواتے ہیں۔ لیکن جب وہ اپنے آپ کو سپر پاور کہتے ہیں اور

اس نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ آپ کا کوئٹہ اور فلاں فلاں شہر۔تو جناب سپیکر! ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک خودمختار ملک ہیں اور ہم اپنے لوگوں کے پاس کیسے جائیں۔اس مسئلے پر سردار صاحب اور ہم نے صدر صاحب سے ملاقات کی اور ہمارے دوستوں کی چیف آف آرمی سٹاف سے بھی بات ہوئی تھی میں اس موقع پر موجود نہیں تھا۔وزیراعظم صاحب سے بھی بات ہوئی کہ پہلے بھی یہ بیانات آرہے تھے اور اب بھی آرہے ہیں کہ کوئٹہ پر ڈرون حملے ہونگے تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم ان کو اجازت نہیں دیتے ہیں۔جناب سپیکر! ہمارے حکمران ایک طرف سے ہمیں یہ تسلیاں دیتے ہیں کہ ہم ان کو اجازت نہیں دینگے اور دوسری طرف ہمارے حکمران ہمارے سفارت کار اس بل پر دستخط کر کے اس کو پاس کرتے ہیں۔اور ہمارے لئے خطیر رقم ایک ارب یا ڈیڑھ ارب ڈالر لا رہے ہیں۔تو جناب سپیکر! ہمارے بچوں کے خون کی قیمت ڈیڑھ ارب ڈالر نہیں ہوسکتی ہے۔یہ جب ہمارے لاکھوں انسانوں کو قتل کر دیتا اگر یہ رقم صحیح ملتی پھر بھی ٹھیک تھا۔اور یہ بھی کہتا ہے اگر آپ نے شرائط پوری نہیں کیں پھر ہم آپ کو نہیں دیں گے۔پھر سات دن کے اندر وزارت خارجہ ڈیفنس منسٹری اجلاس کر کے کہتی ہے کہ ہم اس امداد کو روک بھی سکتے ہیں۔پھر اس کو مختلف سیکشن میں کر دیا گیا ہے جناب! اس بل میں یہ بھی ہے اگر پاکستان امریکی حکومت کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا تو جوہری مواد کی منتقلی کے نیٹ ورک کو منہدم کرنے میں کردار ادا کرے۔اور پاکستانی قومی رفاقت جو اس نیٹ ورک کے ساتھ ہے تب یہ براہ راست رسائی دے۔اس شرط کے ساتھ ہوں جب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایٹمی قوت ہیں اور سب کے ساتھ ہیں دوسری طرف یہ خوشخبری عوام کے لئے سناتے ہیں کہ ہم نے ڈیڑھ ارب کا پیکیج منظور کر لیا ہے تو اس کے لئے وہ ایٹمی قوت تک براہ راست رسائی بھی مانگ رہا ہے آپ کے نیٹ ورک تک آپ کی اس ٹیکنالوجی تک آپ کے اس ایٹم بم تک اور آپ نے پورا ملک داؤ پر لگا دیا ہے۔کہ میں ایٹمی قوت ہوں اور اس میں جو شق نمبر 1 ہے تو آپ نے اس میں تسلیم کر لیا ہے اور پھر کیوں آپ اس بل کی صفتیں کرتے ہیں۔جناب سپیکر! اس میں جو شرائط ہیں کہ پاکستانی فوج یا کسی ایجنسی کی جانب سے انتہا پسندوں کے گروپ تک خصوصی طور پر وہ گروپس جنہوں نے افغانستان میں اتحادی افواج پر حملے کئے ہیں یا اس دہشت گردی میں ملوث ہوں۔القائدہ، طالبان اور لشکر طیبہ جیسے گروپ وغیرہ وغیرہ ان کو روکنا ہے اور سرحد میں پڑوسی ممالک کی روک تھام قبائلی علاقوں میں دہشت گرد گروپس کی بندش ملک کے مخصوص حصوں میں بشمول کوئٹہ اور مریدکے میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کا مکمل خاتمہ کرنا ہے۔اس کو اس شرط کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے تو جناب! اگر ہم اس بل کو اپنا کارنما سمجھتے ہیں تو یہ بھی ہم کارنامہ سمجھتے ہیں کہ کوئٹہ پر حملہ ہوگا اور ان کے ٹھکانے ختم کرینگے۔جناب! اس بل میں یہ بھی ہے کہ یہ فنڈز ہم سویلین حکومت کو فراہم کریں گے اور

فوجی کبھی مداخلت نہیں کریں گے یہ باتیں جوانہوں نے اس بل میں کی ہیں یہ تو ہمارے لئے بہت اچھی باتیں ہیں۔لیکن ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ ہمارے پاکستان کو باسٹھ سال ہوگئے لیکن اس میں زیادہ عرصہ ڈکٹیٹرشپ اور فوجی حکومتوں نے گزارا ہے ان کو سپورٹ کس نے کی ہے ابھی اس حکومت سے پہلے جو دس سال ڈکٹیٹرشپ تھی اس کو کس نے سپورٹ کی یہ بارہ ارب ڈالر کس لئے دے رہا تھا۔اب جمہوریت ہے اور آپ کو پاکستان کی خودمختاری اگر اتنی عزیز ہوتی تو آپ دس سال کس حکومت کی حمایت کررہے تھے اور پاکستان کا دوتہائی حصہ کہاں ہے اور آپ کے تعاون سے یہ حکومت کررہے تھے۔تو آج ہم کو تسلی دے رہا ہے کہ آپ کو یہ ڈیڑھ ارب ڈالر مل رہے ہیں۔لیکن ڈیڑھ ارب ڈالر جو آپ ہمیں دیتے ہیں اور ہمارے اربوں ڈالر اس خدمت میں جو ہم آپ کیلئے کرتے ہیں خرچ ہوگئے ہیں تو جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمیں بیوقوف بنانے کیلئے، ہمیں تسلیاں دینے کیلئے ادھر آزادی کی راہیں ہوں ایک احتساب ہو اور ایک اچھی سویلین حکومت ہو اور اسطرح حکومت نہ ہو اور فوجیوں کی ترقیاں بھی سول حکومت کے ہاتھ میں ہوں تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! اس طرح لقمہ ہمیں دیتے ہیں اُن کے اندر زہر ہے اس وطن عزیز کے لوگوں کی موت کیلئے جناب سپیکر! ان حالات میں جب ہمارے ساتھ یہ سب کچھ ہورہا ہے اور ہماری طرف سے اس قسم کی خوش آمدید ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی ان دو آیتوں اور اُن ہدایات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔لہٰذا میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے اور اسمیں بہت سی باتیں ہیں شاید اس بل کے مضمرات میرے دوست مجھ سے اور بھی زیادہ جانتے ہونگے اور اچھی طرح اُنکے عزائم اُن کو معلوم ہونگے۔تو جناب سپیکر! ان حالات میں ہم اس معزز ایوان کے توسط سے جو بلوچستان کا نمائندہ ایوان ہے بلوچستان کے عوام کا اپنے ملک کے حکمرانوں پر بھی یعنی اُن لوگوں کے جو بغرض لاشعور روابط قائم رکھ سکتے ہیں یا اُن کو سمجھا سکتے ہیں اُن کو بھی اگر آپ لوگ اس قسم کا طریقہ ہمارے ساتھ اختیار کرتے ہیں۔جناب سپیکر! ایک جانور ہے اُس کو پشتو میں (کوژ) کہتے ہیں دوسرے پتہ نہیں کیا کہتے ہیں بہرحال اُس کو پکڑنے کا طریقہ اس طرح اپنایا گیا ہے کہ جب اُس کو لوگ غار کے اندر پکڑتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کوژ نہیں ہے پھر اس کے ایک پاؤں میں رسی ڈال دیتے ہیں پھر اسی طرح کہتے ہوئے دوسرے پاؤں میں پھر تیسرے پاؤں میں آخر جب اُس کے چاروں پاؤں باندھ کر پھر اس کو خیال آتا ہے کہ اچھا یہ سب کچھ میرے لئے کررہا تھا۔اب یہ لوگ بھی اسی طرح اگر ہمارے لوگ اس طرح خوابِ خرگوش میں رہے کہ کچھ نہیں ہوگا میری جرنیلی برقرار ہو میری بریگیڈیئرشپ برقرار ہو میری کرنل شپ برقرار ہو میری وزارت برقرار ہو میری لیڈری برقرار ہو اگر مریں گے تو جناح روڈ کے لوگ مریں گے پشتون آباد کے لوگ مریں گے وزیرستان کے لوگ مریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ جی ایچ کیو کے واقعے سے ہم

سبق سیکھیں یہ نہیں ہے کہ ہم بچ گئے ہیں یہ ایک message ہے جناب سپیکر! اب وہ اس پر صبر نہیں کرینگے جب تک وہ جناح روڈ کے یا پشتون آباد کے لوگوں کو ایک ڈرون حملہ سے قتل نہ کریں۔ جناب سپیکر! اس میں واضح اُنہوں نے دیا ہے کہ پاکستانی فوج پاکستان کی لیڈر شپ اور پاکستان کے ساتھ ان کی دشمنی ہے اور جناب سپیکر! اس کیری لوگر بل کو اگر اُٹھا کر غور سے پڑھا جائے اُس میں 2012ء سے 2014ء تک مالی تعاون شامل ہے۔ لیکن جناب سپیکر! یہ اُس طرف اشارہ تو نہیں ہے کہ انٹرنیٹ پر اُنہوں نے ایک نقشہ جاری کر دیا تھا کہ 2015ء کے بعد پاکستان دنیا کے نقشہ پر نہیں ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 2014ء تک تو پاکستان کے نام سے اسکے بعد اُن کے نئے روابط قائم ہو جائینگے نئی اصلاحات آ جائینگی نئے نام سے کوئی ملک اس خطے میں دنیا کے نقشہ پر ہوگا۔ تو جناب سپیکر! اگر اس قسم کے معاملات کا ہم نوٹس نہ لیں اور ہم کہتے ہیں کہ چلو ہم نے تو منع کر دیا لیکن ڈرون حملہ کر کے پشتون آباد کے کچھ لوگ یا جناح روڈ کے کچھ لوگ یا خضدار کے یا قلات کے یا ژوب کے یا کسی اور علاقے کے عوام مر جائینگے۔ میں تو وزیر ہوں میں تو لیڈر رہوں میں تو رہ جاؤنگا میں تو جنرل صاحب ہوں میں تو بیٹھ جاؤنگا تو میرے خیال میں یہ ہماری خام خیالی ہے اور آیئے آخر میں دیر آید درست آید اگر ہماری فوج نے ایک ہمت کی کیری لوگر بل پر لفظ کشائی شروع کی اور اپنے تحفظات کا اظہار کر دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ جی ایچ کیو پر حملہ کے بعد یہ امریکہ کو لکیر کھینچے کہ نا میں مزید آپ کی خدمت کر سکتا ہوں اور نہ آپ کیلئے اپنے لوگوں کو قتل کر سکتا ہوں اور نہ آپ کے لئے بلوچستان کو غیر یقینی بنا سکتا ہوں۔ تو جناب سپیکر! اس حوالے سے میرے تمام معزز اراکین سے اور اس مقدس ایوان سے گزارش ہے کہ یہ قرارداد پاس ہو جائے اور اسٹیبلشمنٹ کو یہ پیغام دیا جائے کہ اللہ کے اس حکم پر آ جاؤ یہود و نصاریٰ کی دوستی چھوڑ دو اُن کے لئے اپنے لوگوں کو قتل کرنا چھوڑ دو اور اپنے ملک کی خود مختاری کا خیال رکھو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زمرک صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): بسم اللہِ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! مولانا عبدالواسع صاحب اور مولانا سرور صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے سب سے پہلے تو میں ایک تجویز دونگا کہ اگر اس قرارداد پر ہمارے چیف منسٹر صاحب اور ہمارے جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں سب دوست بیٹھ کے اس قرارداد کو ایسی شکل میں لائیں اور اُس کو پاس کر لیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ نہیں کہ ہم ڈرون حملے کے حق میں ہیں ہمیشہ اخباروں میں ان کے بیانات بھی آتے ہیں۔

سنیئر وزیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا عبدالواسع صاحب!

سنئیر وزیر: چیف منسٹر صاحب کی بات زمرک خان صاحب نے کی جناب! چیف منسٹر صاحب کی اجازت سے یہ قرارداد ہم نے بنائی ہے یہ بات اُن کے نوٹس میں ہے۔

وزیر مال: مولانا صاحب! نہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ آپ نے اس کے ہر پہلو پر سیاسی حوالے سے اور اسلام کے حوالے سے پوری روشنی ڈالی۔لیکن میں اتنا کہونگا کہ جنگ تو آج سے نہیں میرے خیال میں 1978ء سے جب افغانستان پر روس نے قبضہ کیا اور یہی امریکہ اور اس کے ساتھ چین جو بھی سپر طاقتیں ہیں اُنہوں نے پاکستانیوں اور افغانیوں کو استعمال کر کے ایک جنگ شروع کی۔اور اُس وقت بھی ہماری عوامی نیشنل پارٹی (نیپ) تھی ولی خان نے کہا کہ یہ جنگ بہت خطرناک ہوگی اور یہاں تک محدود نہیں ہوگی بلکہ پورا خطہ اس کے لپیٹ میں آجائے گا آج وہی ہورہا ہے اور وہی 1978ء کی جنگ ابھی تک شروع ہے۔ 30 سال ہوگئے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ مجاہدین، القاعدہ، ملاعمر اور اُسامہ کل یہ امریکہ کے لوگ تھے آج دہشت گرد بن گئے کس طرح یہ لوگ دہشت گرد بن گئے لیکن ہماری پارٹی کا جو موقف تھا ہم نے اُس وقت بھی کہا ڈرون حملے تو بہت بڑی بات ہیں کہ طیارے آکر یہاں بمباری کرتے ہم تو کہتے ہیں کہ چاقو بھی نہ رکھو ہم باچا خان کے اُس فلسفہ کو مانتے ہیں جو عدم تشدد کے ذریعے اُنہوں نے اپنی تحریک چلائی۔اور یہاں پر انگریزوں کو 1947ء میں ڈنڈے کے زور پر نکالا تھا نہ کلاشنکوف نہ بندوق تھی نہ چاقو تھا ہم آج بھی اُسی فلسفہ کو اپناتے ہیں اور یہی ہم نے مشورہ دیا تھا کہ کلاشنکوف، راکٹ اور دہشت گردی یہ اس مسئلے کا حل نہیں ہیں۔اور امریکہ تو کیا میں تو امریکہ کی بات نہیں روس بھی افغانستان سے نکل گیا میں تو کہتا ہوں جو بھی قوت آج تک پشتونوں افغانیوں پر مسلط ہوئی ہے وہ طاقت کے زور پر وہاں حکمرانی کی ہے لیکن وہ وہاں پر ٹھہر نہیں سکی آخر شکست کھا کر وہ وہاں سے نکلی ہے۔تو آج ہمارے ملک میں جو ہورہا ہے وزیرستان میں سوات میں یہ ڈرون حملے میں کہتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے لئے خطرناک ثابت ہونگے۔ہم نے پرسوں بھی اس پر بات کی ہے کہ ڈرون حملہ امریکہ کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ آکر ہمارے پاکستان کی خودمختاری پر وار کرے اس کی ہم مخالفت کرتے ہیں پہلے بھی مخالفت کی ہے اور آج بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ نے قرارداد غلط طریقے سے پیش کی ہے بالکل صحیح پیش کی ہے لیکن ہم لوگوں کو بیٹھنا چاہئے سب مل بیٹھ کر اس کو کس طریقے سے پیش کریں۔ جو لوگر بل ہے ہم نے اس کی سٹڈی نہیں کی ہے یہ بہت بڑا ابل ہے جو اُنہوں نے تیار کیا ہوا ہے ہم اُس کو بھی نہیں مانتے ہیں جس میں انہوں نے پاکستان کی خودمختاری کو چیلنج کیا ہے اور شرائط کی بنیاد پر وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ کرنا ہے تو ہم امداد دینگے ہم یہ امداد کب تک مانگتے رہیں گے

اس لئے ہمارا ملک تباہ ہوگیا اسی لئے ہماری خودمختاری تباہ ہوگئی ہمیں سیاست اپنے عوام کیلئے کرنی ہے یہاں پر میں نے پہلے بھی کہا اگر امریکہ کا کوئی دشمن پاکستان میں چھپا ہوا ہے تو ہمارا قانون ہے ہمارے اپنے ادارے ہیں اُن کو بتا دے کہ بھائی یہ میرا دشمن ہے اُس کا پوائنٹ آؤٹ کردے پاکستان اپنے قانون کے تحت اُس کو سزا دیگا کہ اُس پر جرم ثابت ہوا ہے۔ یہ حق کسی کو حاصل نہیں ہے کہ ایک آدمی کی خاطر 50 لوگوں کو مارتا ہے بے گناہ لوگوں کو مارتا ہے اور تباہی پھیل جاتی ہے۔ آپ دیکھ لیں کل جو دو دھماکے ہوئے ہیں پشاور میں جو دھماکہ ہوا میں نے خود دیکھا جنگ اخبار آپ دیکھ لیں چھوٹی بچی کو گود میں اُٹھائے ہوئے کوئی دس سال کی بچی تھی اُس پر انسان کو رونا آتا تھا اُس کے پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی اور کتنے بچے اس طرح مرے ہونگے کتنی عورتیں مری ہونگی کتنی بیوائیں۔ تو یہ بھی غلط ہے روڈوں پر بم بلاسٹ کرتے ہیں جس میں ہزاروں بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں اس طرح ڈرون حملے کر کے میں نے وزیرستان میں دیکھا ہے سوات میں دیکھا ہے جدھر بھی ڈرون حملہ ہوتا ہے ایک آدمی کی خاطر میں یہ نہیں کہتا کہ وہ امریکہ کا دشمن نہیں لیکن وہ اپنی دشمنی وہاں پر کرے جو اُس نے خود اُن کو پالا تھا ہم نے نہیں پالا ہے آج اُن کا دشمن بن گیا پھر وہ حملہ کر کے جس میں بچے، بوڑھے اور عورتیں ماری جاتی ہیں ہمارے میڈیا تک یہ خبر نہیں پہنچتی ہے آج تک آپ لوگوں نے دیکھا ہے کہ کیا ہو رہا ہے تیس سال میں کتنے لوگ مارے گئے ہیں۔ تیس لاکھ افغان شہید ہوئے ہیں یہ تو ہم نے ایک بچی کی تصویر دیکھی آپ ان گھروں میں جائیں ایسے ایسے گھر ہیں اُن میں آپ کو گھر نہیں ملیں گے وہ بھیک مانگتے ہیں روڈوں پر بیٹھ کر کون اُن کو پالتا ہے پھر آ کر امریکہ یہاں پر دھمکیاں دیتا ہے کہ ہم ڈرون کرینگے۔ میں تو خود ہماری پارٹی یہاں بلوچستان میں ڈرون حملوں کے حق میں نہیں ہے میں مولانا صاحب اور اپنے دوستوں سے کہتا ہوں نواب صاحب آئینگے ہم اس قرارداد کو ایک اچھی شکل میں اس میں اور باتوں کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں صرف امریکہ کی مخالفت نہیں یہاں پر اور بھی قوتیں ہیں جو ہمارے ملک میں اس خطے میں ہاتھ ڈالی ہوئی ہیں یا اپنے ایجنٹ بٹھائی ہوئی ہیں ہمارے عوام کو استعمال کر رہی ہیں اپنے پیسے خرچ کر رہی ہیں اور بدامنی پھیلا رہی ہیں۔ یہ تو آپ کے سامنے ایک چیز آ رہی ہے کہ ڈرون حملے ہو رہے ہیں ہمارے لوگ مر رہے ہیں روزانہ مر رہے ہیں اس کے لئے کون کر رہا ہے اس کی بھی بات کرنی چاہیئے۔ یہ تو ایک انٹرنیشنل مسئلہ ہے لیکن ہمارے لوکل جو مسئلے ہیں ان کے لئے کیا کر رہے ہیں اس قرارداد کو ایک ایسی شکل میں پیش کریں کہ اس میں جو باہر کے چاہے وہ انڈیا کے ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں چاہے ایران کے میں تو صاف کہتا ہوں جدھر سے بھی آتے ہیں ہم نے ان کو reject کرنا ہے خارج کرنا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ان حملوں کی مذمت کرتا ہوں ہم صرف امریکہ کو نہیں کسی اور ملک کو بھی اجازت

نہیں دیتے ہیں کہ ہمارے ملک میں مداخلت کرے ہمیں پاکستان میں بھی صوبائی خودمختاری دینی چاہیے میں تو کہتا ہوں کہ اسلام آباد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ ہمارے صوبے میں مداخلت کرے۔ہمیں یہاں پر بھی اپنے وسائل پر خودمختار ہونا چاہیے ہم اپنے لاء اینڈ آرڈر کو خود سمجھتے ہیں کہ کس ضلع میں کیا حالات ہیں انکے مطابق چلنا چاہیے۔ ہم پاکستان مرکز کی مداخلت نہیں مانتے ہیں تو امریکہ کون ہے کہ ہم اُس کی مداخلت کو مانیں یا چین یا روس کی تو اس کے ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں سب دوست بیٹھ کر اس قرارداد کو ایک اچھی شکل میں پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کیپٹن عبدالخالق صاحب!

سینئر وزیر: پوائنٹ آف آرڈر جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا عبدالواسع صاحب!

سینئر وزیر: زمرک خان صاحب نے جو بات کی میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی ترمیم اس قرارداد میں شامل کرنا چاہتے ہیں جیسے ہماری پہلی مشترکہ قرارداد یں ہیں پہلے آپ یہ رولنگ دے دیں کہ سب کی اس مشترکہ قرارداد میں جو بھی ترمیم ہو شامل کرکے اس کے بعد پاس ہوجائے میری تمام ایوان سے یہ request ہے۔ کیونکہ ہمارے پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور اس میں اس طرح کے ٹیکنیکل پوائنٹس بھی شامل نہیں ہیں اس کے بغیر جو بھی اس میں شامل کرتے ہو سب ہمارے دشمن ہیں انڈیا ہو جو بھی ہو۔

وزیر مال: میں تو یہ کہتا ہوں کہ باقی دوست اس کے حق میں ہیں تو میں بھی اس کے حق میں ہوں میں نے پہلے بھی کہا کہ میں اس کی مذمت کرتا ہوں باقی دوست بولیں جس طرح مشورہ دیتے ہیں۔

کیپٹن (ر) عبدالخالق (وزیر امور نوجوانان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔اور آج یہ مشترکہ قرارداد مولانا عبدالوسع صاحب اور مولانا سرور صاحب کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔ جنرلی ایک brought prospective میں اس کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس پر میں خود اپنے کچھ پوائنٹس پیش کرنا چاہونگا۔مولوی صاحب کی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ساتھ ہی انجینئر زمرک صاحب کی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ صرف ڈرون حملے روکنے سے یہ نہیں ہوتا ہے کہ ہم ایک خودمختار ملک بن جائیں گے ہماری خودمختاری کی compromise ہوئی ہے اس کی پچھلے ساٹھ سال سے ہم compromise کر چکے ہیں چاہئے وہ پالیٹیشنز تھے چاہئے وہ ہمارے ڈکٹیٹرز تھے جو بھی آئے ہیں اُنہوں نے ہماری خود مختاری کے اوپر سودا کیا ہے ۔آج ہم ساٹھ سال بعد بھگت رہے ہیں۔ جناب سپیکر! مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ افغانستان کا امریکہ نے کچھ نہیں بگاڑا میں کہتا ہوں کہ

افغانستان جیسی حالت خدانخواستہ اگر پاکستان کے اندر آجائے تو اُس سے پہلے ہم سب کو یہاں صفحہ ہستی سے مٹ جانا چاہیئے۔ وہ حالات ہمیں قبول نہیں ہیں جو آج کل افغانستان کے اندر ہیں۔ وہاں پر کسی کی عزتِ نفس محفوظ نہیں ہے وہاں پر کسی کی جان محفوظ نہیں ہے وہاں پر کسی کا گھر محفوظ نہیں ہے۔ جناب! انہوں نے ہماری خودمختاری کا سودا کیا ہے جس کی سزا ہم ساٹھ سال کے بعد آج بھگت رہے ہیں بلکہ اس کے بعد بھی بھگتتے رہیں گے۔ وہ حالت یہاں نہ آجائے جو حالت افغانستان میں امریکہ یا روس نے لائی ہے، ہم کہتے ہیں کہ وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکا بلکہ وہ جو کچھ بگاڑ سکتا تھا بگاڑ چکا ہے۔ جہاں تک انجینئر صاحب کی بات کہ ایک کمیٹی جس میں چیف منسٹر صاحب کو شامل کیا جائے یا اسمبلی کی رائے لی جائے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس میں یہ ہونا چاہیئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو بھی چیز کمیٹی کی طرف جائے گی اس کا رزلٹ آپ کو بعد میں کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ یہ تو آپ کو پتہ ہے مولانا واسع صاحب ہمارے ساتھ تھے چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں پانچ یا چھ ماہ پہلے ڈرون حملے کی بات ہوئی تھی امریکہ نے کہا تھا کہ کوئٹہ میں ایئر سٹرائیک ہونگے ڈرون حملے کے ذریعے۔ ہم اس کے لئے پرائم منسٹر صاحب کے پاس گئے تھے وہاں پر یہ بات ڈسکس ہوئی تھی یہی پارلیمانی لیڈر تھے مولانا صاحب اس میں شامل تھے یہ سب شامل تھے ہم نے ان خدشات کا اظہار وہاں پر بھی کیا تھا کہ جناب پرائم منسٹر صاحب آپ امریکہ والوں کو بلائیں پریزیڈنٹ صاحب کے پاس گئے تھے ان کا کہنا تھا کہ امریکہ والے جو اسلام آباد میں ہیں ان کو بلا کر ہماری میٹنگ کروائیں یا ہمارا پیغام ان کو دے دیں کہ بلوچستان کے اندر ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ یہ بات واشنگٹن میں ان تک پہنچ چکی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم اس چیز کو اور طول دیتے رہیں گے تو یہ صرف باتوں کی حد تک محدود ہو جائے گا۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اس ایوان سے اس چیز کی پرزور مذمت کریں اور یہ ایک مشترکہ قرارداد جیسا کہ انجینئر صاحب نے کہا کہ ہمیں لانی چاہیئے اور ہم سب کو اس کے حق میں رائے دینی چاہیئے اور یہ بات آگے کرنی چاہیئے کہ بلوچستان کے یہاں جو منتخب نمائندے ہیں وہ سب مشترکہ اور متفقہ طور پر اس چیز کے خلاف ہیں کہ بلوچستان کے اندر ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے جناب سپیکر! امریکہ آج سے دس سال پہلے کہا تھا کہ یہ وہ قوم ہے اگر اس کی ماں لے جائے اس کی بہن لے جائے یا اس کی بیوی لے جائے تو یہ مائنڈ نہیں کرتی ہے۔ تو ہماری کیا خودمختاری رہ جاتی ہے، ہم تو بھیک مانگنے والی قوم ہیں بھیک مانگنے والوں کی کیا مرضی ہوسکتی ہے کہ ہمیں یہ پسند ہے یہ ناپسند ہے۔ آج وہ کیری لوگر بل کی صورت میں مسودہ تیار کر کے آپ کے لئے بھیجا ہے اس میں آپ کی کوئی رائے شامل نہیں ہے آپ سے انہوں نے نہیں پوچھا ہے کہ آپ اس کا مطالعہ کرلیں کہ یہ آپ کو پسند ہے یا نہیں۔ یہ تو الگ بات ہے

کہ ساٹھ سال کے بعد قوم میں یہ ایک اُمید کی کرن نظر آ رہی ہے لیکن اس بل کے اندر جو متضاد شقیں شامل ہیں وہ ہمیں قابل قبول نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی امریکہ کی مرضی سے بہت سارے بل آئے تھے ان کی بھی آج تک کسی نے مخالفت نہیں کی۔ آج پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے مشترکہ گورنمنٹ ہے الائنس ہے لیکن اس بل کو لوگ عوامی نمائندے آپ کی آرمی آپ کا ہر آدمی اس کو منفی نظر سے دیکھ رہا ہے اس بل کے اندر ایسی شقیں ہیں جو ہمارے مستقبل کے لئے خطرہ ہیں۔ لیکن جناب سپیکر! حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے اندر جن علاقوں کو ٹارگٹ کیا ہے کہ وہاں پر ڈرون حملے ہونگے اور میں آپ کو گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں میری حمایت ہر ایک بندہ کرے گا کہ وہ علاقے آج بلوچستان کے اندر محفوظ اور پرامن ہیں لیکن وہ ان علاقوں کا امن برباد کرنا چاہتا ہے جہاں پرامن ہے جہاں پر سالمیت ہے جہاں پر ہر ایک آدمی کی عزتِ نفس محفوظ ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ اس امن کو کیسے خراب کرنا ہے۔ جس طرح چنگیزی صاحب نے کہا کہ ہزارہ کو مارا گیا ہے یہ سلسلہ تو چلتا آ رہا ہے کل خدانخواستہ ایک دوسرے کو مار کر کسی چنگیزی کو مار کر یہ کہیں گے کہ یہ شیعہ سنی فسادات ہیں۔ اس طرح کی پہلے بھی کوششیں کی گئی تھیں کہ یہ کس طرح آپس میں لڑ پڑیں لیکن وہ ابھی تک اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ خدانخواستہ یہ ڈرون حملے جن علاقوں کو انہوں نے ٹارگٹ بنایا ہے وہاں پر حملہ کر دیتا ہے۔ تو میں آپ کو یہ گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو بندوق نہیں جانتا تھا کل وہ بھی بندوق اٹھائے گا کیونکہ اس کا پیارا مارا جا چکا ہوگا پھر کوئی پرواہ نہیں ہے کہ آپ مرتے ہیں میں مرتا ہوں کوئی اور مرتا ہے نمائندہ مرتا ہے صدر مرتا ہے اس کے لئے کوئی چیز معنی نہیں رکھتی ہے۔ کیونکہ جو چوٹ اس کو لگ چکی ہے اس کا خون ٹھنڈا کرنے کے لئے اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہوگا وہ دہشت گردی پر اتر آئے گا۔ پھر امریکہ آپ کو یہ کہے گا کہ یہ بھی دہشت گرد ہے لیکن آج جو شخص پرامن ہے کل وہ ان حملوں کی وجہ سے دہشت گرد بنے گا۔ میں آپ کے توسط سے اور اس ایوان کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس قرارداد کے لئے کسی کمیٹی یا کسی اور طرف نہیں جانا چاہئے کہ ہم اس کی ڈیٹیل میں پڑیں ہمیں اسمبلی کی طرف سے یہ پیغام پہنچانا چاہئے بلوچستان کے جتنے عوامی نمائندے ہیں وہ اسمبلی میں موجود ہیں چیف منسٹر سے لے کر تمام ممبران تک ہم مشترکہ طور پر یہ بات کریں کہ بلوچستان میں ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ یہاں پر کوئی ملا عمر نہیں ہے اس کا آپ کو پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے آپ کا آدمی تھا آپ نے اس کو پالا تھا آپ اس کو ہتھیار دے کر لڑا رہے تھے بلیک واٹر ہاٹ واٹر کے لئے آپ نے رشیاء کو روکا آپ نے اس کو ٹریننگ دی۔ آپ نے اس کو سامنے لایا لیکن آج اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ اس نے ملا عمر کو مارنا ہے یا اسامہ کو مارنا ہے یا القائدہ یا طالبان اس کا مقصد ہیں وہ کوئٹہ میں آپ کی چھاؤنی پر حملہ کریں گے پھر کہیں گے sorry ہم

نے ٹارگٹ پشتون آباد کو بنایا تھا ہم نے ٹارگٹ نواں کلی کو بنایا تھا لیکن وہ سٹرائیک تھوڑی سی آگے چلی گئی ہے۔ اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے وہ آج بھی آپ کو یہ آفر کررہے ہیں کہ آپ اپنے nuclear assets ختم کردیں آپ کے بلوچستان کی جوشورش ہے وہ ختم ہوجائے گی آپ کے فرنٹیئر میں جوتحریک ہے وہ ختم ہوجائے گی آپ اپنی ڈویلپمنٹ شروع کردیں۔لیکن اس کے لئے آج تک ہمارے حکمران چاہے فوجی ہیں یا پولیٹیکل ہیں وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہ کیا کیا حربے استعمال کررہے ہیں کیری لوگر بل کی صورت میں۔اس میں واضح لکھا ہے کہ آپ کی آرمی کے اندر جو پروموشن ہوگی وہ آرمی نہیں بلکہ امریکہ کرے گا وہ آپ کو بتائے گا کہ آپ اس بندے کو بریگیڈیئر، میجر جنرل ،لفٹیننٹ جنرل یا اس کو آرمی چیف بنانا ہے وہی بندہ پروموٹ ہوگا جواس کا مقصد پورا کریگا۔لہٰذا میں اس قرارداد کی پرزورحمایت کروں گا کہ یہاں پر ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں اور ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:　　راحیلہ درانی!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن):　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔شکریہ محترم سپیکر! کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم قرارداد پر بات کرنے کا موقع دیا۔میں مولانا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ایک اہم موضوع پر قرارداد لائی ہے اور بروقت ۔میں سمجھتی ہوں ہمارے جتنے ممبران ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم اس پر مزید سوچیں۔میں سمجھتی ہوں کہ آج ہمارے پاس سوچنے کا وقت نہیں ہے ہم ہمیشہ اپنا وقت مختلف بحث ومباحثے پر برباد کردتے ہیں اگر مولانا صاحب ایک اچھی قرارداد لائے ہیں تو میں اس کی پرزور حمایت کرتی ہوں۔ایسا نہ ہو کہ ہم سوچنے اور ڈسکشن پر اپنا وقت برباد کردیں اور وہاں پر امریکہ ہم پر بم برسائے میں ان ڈرون حملوں کی پرزور مخالفت کرتی ہوں ۔جو امریکہ کہہ رہا ہے خاص کر کوئٹہ اور دوسری جگہوں پر کریں گے۔اگر ہم ہسٹری دیکھیں تو امریکہ نے ہمیشہ یہ کیا ہے کہ پہلے کسی جگہ پر شوشا چھوڑتا ہے کہ میں یہ کرنے جارہا ہوں وہ کرنے جارہا ہوں وہ ذہنی طور پر تمام لوگوں کو تیار کرلیتا ہے جب لوگ تیار ہوجاتے ہیں تو وہ اس چیز کو شروع کردیتا ہے۔میں ادھر امریکہ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کو ان حملوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔سوائے اس کے خلاف مزید نفرت بڑھے گی اس کے خلاف مخالف جذبات بڑھیں گے۔اور وہ جو دوستی کی بات کررہا ہے وہ ختم ہوگی اور ایک نا ختم ہونے والی جنگ میں امریکہ اپنے آپ کو دوبارہ ڈال دے گا جس پر خود امریکہ میں مظاہرے ہورہے ہیں کہ امریکہ کو افغانستان سے اسی وقت آجانا چاہئے۔سول سوسائیٹی وہاں یہ مظاہرے کررہی ہے لیکن امریکی حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ہمارے ایک ساتھی نے امریکہ کی ایک بات دہرائی ہے

جو میں شاید دہرانا پسند نہیں کرتی جوانہوں نے پاکستانی قوم کے بارے میں کہا ہے۔ میں اس بات کے جواب میں یہ کہوں گی کہ امریکہ نے ہمیں ایک بار گالی دی ہے اور ہم خود کو بار بار گالی دے رہے ہیں۔ میں تو اس معاشرے کی بات کروں گی کہ اس کے اپنے معاشرے کی کوئی moral value نہیں ہے اور ایسی بات وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی اپنی value نہ ہوں۔ یہ تمام دنیا جانتی ہے کہ ان کی کیا moral value ہے۔ جہاں پر ان کے مطلب کی بات ہے وہ اپنا کام نکالنے کے لئے آپ کے پاؤں پکڑیں گے یا آپ کو دھمکی دیں گے وہ ہر لیول تک جائیں گے۔ الحمدُ للہ ہم ایک غیور قوم ہیں۔ میں اس وقت صرف اور صرف ایک چیز کی کمی محسوس کرتی ہوں کہ ہم میں یونٹی نہیں ہے ہم میں ایک سوچ نہیں ہے اور ہمارے پاس سوچنے کا وقت نہیں ہے آخری بات رہ گئی ہے کہ ہم نے اکٹھے ہونا ہے کیونکہ کل کو کس نے دیکھا ہے اور کل کے متعلق تو آج تک کسی کو سمجھ نہیں آیا ہے۔ لیکن اس وقت ہم سب کو سمجھ آ رہا ہے کہ کل ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے تو میرے خیال میں اپنی قوم کو اس کے لئے جلد از جلد تیار کر لینا چاہئے۔ اور امریکہ واقعی پاکستان کو دہشت گردی میں اپنے ساتھ کرنا چاہتا ہے تو میرے خیال میں اس کو نیک نیتی کے ساتھ پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔ میں یہاں امریکی حکومت سے اس پلیٹ فارم سے اپیل کرتی ہوں کہ بتیس لاکھ لوگ بے گھر ہو گئے ہیں وہ بھی پشتون قوم کے ہیں۔ آج پشتون کی باری ہے کل ہماری باری ہے کل دوسری قوم کی باری ہے یہ نہ بھولیں کہ دوسری قوم کی باری نہیں آئے گی بتیس لاکھ الفاظ سے کہنا بڑی آسان سی بات ہے، ہم نے وہاں جا کر دیکھا ہے ان کے گھروں کو دیکھا ہے اور یہاں پر جو آئے ہیں ان کو دیکھا ہے۔ کہ کتنی بے بسی تھی کہ اچھے سے اچھے خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ تو میرے خیال میں بلوچستان میں اس چیز کو روکنے کی بے حد ضرورت ہے۔ اور ہمیں اس قرارداد کی حمایت کی ضرورت ہے محترم سپیکر! امریکہ کوئی عام ملک نہیں ہے وہ بہت ترقی یافتہ ملک ہے ہم نے وہاں کا دس دفعہ دورہ کیا ہے وہ یہاں سے کسی بھی موومنٹ کا اس کو وہاں معلوم ہو جاتا ہے۔ وہ آج ہم سے پوچھتا ہے کہ ملا عمر یہاں پر ہے وہ آج ہم سے پوچھتا ہے کہ اسامہ زندہ ہے اس کے لئے کیا مشکل ہے وہ یہاں سب کچھ دیکھ لے۔ یہ تو صرف حملہ کرنا ایک بہانہ ہے اس کے لئے وہ مختلف ذرائع استعمال کر رہا ہے۔ محترم سپیکر! ان ڈرون حملوں کے متعلق مولانا صاحب نے بات کی ہے کیری لوگر بل میری رائے ہے کہ تمام ممبران کو اس کی کاپیاں اُردو میں فراہم کی جائیں۔ تاکہ وہ پڑھیں کہ یہ ایک ایسا بل ہے یہ کسی غیرت مند قوم کو گوارا نہیں ہے۔ اگر اس کی ڈیٹیل پڑھی جائے حالانکہ میرا گلا خراب ہے لیکن میں اس کے باوجود یہ کہوں گی کہ اس کو کوئی غیرت مند قوم گوارا نہیں کرے گی۔ مولانا صاحب نے کافی اچھے انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ ہمارے سی ایم صاحب نے اس پر کافی اچھے بیانات دیئے ہیں لیکن ہمارے تمام

ممبران کو پتہ ہونا چاہئے ہمیں مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنی چاہئے کہ اگر فوج نے اس کی مخالفت کی ہے تو اس کا اپنا کیا انٹرسٹ ہے۔ فوج بھی ہماری اپنی فوج ہے انڈیا کی فوج نہیں ہے ہماری قوم کے لوگ ہیں ہمارے گھروں سے وہ لوگ وہاں گئے ہوئے ہیں اگر وہ کوئی اچھی بات بتارہے ہیں کہتے ہیں کہ دشمن بھی کوئی اچھی بات بتائے اس کو ماننا چاہئے۔ وہ تو بتارہے ہیں کہ اس میں یہ یہ چیزیں ہیں آپ کے جتنے قومی اسمبلی میں سینٹ میں اپوزیشن کے لوگ ہیں انہوں نے کھل کر بتادیا ہے کہ اسمیں کیا چیز ہے، لیکن آج ہم قومیتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج بحیثیت قوم ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اختلاف ختم کر کے کسی بھی قسم کی سازش کو ناکام بنائیں اور اُس کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ میں امریکن mothers سے اپیل کرتی ہوں اِس پلیٹ فارم سے کہ وہ اپنے بچوں کو، اپنی قوم کو روکیں کہ وہ یہ کیا کرنے جارہی ہے؟ کیوں بے گناہوں پر بم برسانے جارہی ہے؟ سپیکر صاحب! میں اپنے تمام ممبران سے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو یہاں نہیں ہیں اور جتنے بھی افراد یہاں بیٹھے ہیں اور میڈیا کے لوگ اُن کے توسط سے اپنے صوبے کے لوگوں کو، اپنے پاکستان کے لوگوں کو request کرتی ہوں کہ اُن کے اِس موضوع پر لوگر بل پر اور ڈرون حملوں پر اکٹھے ہو جائیں۔ اِس میں کوئی دوسری بات نہ سوچیں کہ شاید اِس میں کسی کا کوئی مطلب ہوگا یا اُس میں کسی کا کوئی مطلب ہوگا۔ اِس میں کسی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اُس وقت جب بم گرے گا وہ یہ نہیں دیکھے گا یہ بلوچ ہے، یہ پٹھان ہے، یہ پنجابی ہے وہ گرے گا تو سب کو ہی مارے گا۔ اِس لئے میں سمجھتی ہوں کہ آج آپ اخباروں کی لیڈز پڑھیں کل کے آپ ٹی وی کی چینلز دیکھیں، جب ہم نے اُٹھ کے شور مچایا ہے، تو آج امریکنز اِس بات پر نرم روّیہ اختیار کر رہے ہیں۔ اُنہیں احساس ہوا ہے کہ اُنہوں نے پاکستان کے خلاف بے انتہا غلط الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ آج وہ feel کر رہے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن آج پاکستانی feel نہیں کر رہے ہیں کہ اِس میں کوئی غلطی ہے۔ تو میرے خیال میں اِسوقت ہماری، ہر انسان کی ذمہ داری ہے کہ اِس میں پوری قوم اکٹھی ہو جائے اور تمام لوگوں کو realize کروائے کہ جی اِس میں کسی کا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے، اس میں تمام قوم کا مفاد ہے۔ اور آج ہم اِس اسمبلی میں بیٹھے ہیں، اِس جھنڈے کے نیچے بیٹھے ہیں۔ یہ ہماری پہچان ہے یہ پاکستان ہماری پہچان ہے یہ بلوچستان جس نے ہمیں عزت دی ہے اسمبلی، یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ ہم، ہماری قوم، ہمارے لوگ اور ہم سب آپس میں اِس ملک اور اِس زمین کی پہچان کی وجہ سے ہیں۔ تو آج جب ہماری زمین پر باقاعدہ ڈائریکٹ ہماری سلامتی پر attack ہونے کی بات ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ابھی ہم نے اِس کے اُوپر کہ ہم اِس پر کیا کریں گے اور کیا نہیں کریں گے ہم نے کچھ نہیں سوچنا۔ میں مولانا صاحب کی اِس قرارداد کی پرزور حمایت کرتی

ہوں اور میں تمام ممبران سے بھی یہ اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس کی حمایت کریں۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): جناب سپیکر! شکریہ۔جیسا کہ راحیلہ صاحبہ نے بتایا اور ہمارے سب ممبران نے اِس پر بات کی ہوگی۔ہم بھی یہ history دہرا رہے ہیں کیونکہ جب start ہوا تھا کسی طریقے سے سوات اور وزیرستان میں یہ ڈرون حملے شروع ہوئے تھے وہ بالکل آپ اگر پرانے اخبارات دیکھ لیں وہ اسی طریقے سے start ہوا تھا۔تو ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے ۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ!

محترمہ ثمینہ رازق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جو مشترکہ قرارداد مولانا واسع صاحب اور مولانا سرور صاحب لائے ہیں سب سے پہلے تو میں زمرک صاحب کی اِس بات کو deny کروں گی کہ ہمیں اِس پر سوچنے کے لئے ٹائم چاہیئے ۔ یا صادق عمرانی صاحب نے کہا کہ ہمیں پارلیمانی کمیٹیز میں اِس کو discuss کرنا چاہیئے ۔ یہ بات discussion کی پارلیمانی کمیٹیز میں نہیں ہے۔ اِس وقت اسمبلی میرے خیال میں سب سے best فورم ہے جہاں پر ہم اِس کو لے کے آئے ہیں۔اور ہمیں کمیٹیز کے اندر اِس پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے ۔میں اپنے سارے بھائیوں اور بہنوں سے جو یہاں اسمبلی میں ہیں اپیل کرتی ہوں اور ریکوئیسٹ کرتی ہوں کہ اِس کو متفقہ قرارداد کے طور پر لے آئیں۔ہم سب نے دیکھا کہ جو حال سرحد میں ہوا' ہم بارہا میڈیا میں سنتے رہے' ہم یہ کہتے رہے کہ ہمیں دشمن کی نشاندہی کی جائے کہ کدھر ہیں ہم خود حملہ کریں گے۔لیکن کیا آپ نے دیکھا کہ امریکہ نے ہماری سُنی جو کچھ ہم نے کہا؟ کیا اُس کو ہماری ڈکٹیشن کی ضرورت تھی؟ آج وہی کچھ ہم پر impose کر رہے ہیں بلوچستان میں۔میں کہتی ہوں چاہے پٹھان ہیں چاہے بلوچ ہیں چاہے پنجابی ہیں کسی بھی قوم سے تعلق رکھتے ہیں ہم ایک غیرت مند قوم ہیں میں کہتی ہوں جن reservations کا یہاں پر اظہار کیا گیا' چاہے وہ صوبائی وزیر نے کیا یا ایک ایم پی اے نے کیا وہ reservations اِس وقت ایک تمام پاکستان کی ہیں ایک عام شہری کی ہیں۔آپ میڈیا میں آجائیں اِتنا exposure مِل چکا ہے آپ جب بھی کوئی چینل آن کریں چاہے ایک ریڑھی لگانے والا ہے چاہے ایک دکان والا ہے ایک کالج کا سٹوڈنٹ ہے ایک سکول کا سٹوڈنٹ ہے اُن سب کے یہی تحفظات ہیں جن کو ہم بار بار یہاں پر لے کر آرہے ہیں۔بخدا ابھی بھی ہم سنبھل جائیں وقت ہے۔اِسوقت بھی اگر ہم چشم پوشی کرتے رہے ہم صرف یہ کہتے رہے کہ کمیٹیز میں ہم اِس کو discuss کرلیں گے for God sake یہ وہ ٹائم ہے جب آپ کو ایک stand لینا ہے آپ کو اپنی

مردانیت باہر لے کے آنی ہے۔ اسوقت بھی اگر ہم چُپ رہے تو ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔ تو بجائے یہ کہ اِس کو postponed کیا جائے۔ سی ایم صاحب آ گئے ہیں ہم اُن سے بھی ریکوئیسٹ کرتے ہیں کہ اِس کو متفقہ طور پر منظور کرایا جائے ہم بھرپور طریقے سے اِس کی حمایت کرتے ہیں اور امریکہ کے ڈرون حملوں کی دھمکی کا مُنہ توڑ جواب دینا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہنواز مری صاحب!

میر شاہنواز مری (وزیر کھیل وثقافت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ مولانا واسع صاحب اور مولانا سرور صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی یہ سوچنے سمجھنے کو کافی ہوا یہ صرف وقت ضائع کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے کہ کمیٹی بنائی جائے اور میں اپنے تمام ممبران اسمبلی سے ریکوئیسٹ کرتا ہوں کہ ہمیں بلا تاخیر اِسکو آج اور ابھی منظور کرنا چاہیئے (ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھے اِس قرارداد پر بولنے کا موقع دیا۔ ہم پاکستان' ایک خودمختار ملک ہیں' اِس سلسلے میں چیف آف آرمی اسٹاف کا بھی بیان واضح طور پر آیا ہے کہ ہم اپنی سرزمین پر کسی بھی بیرونی طاقت کو مداخلت کی اجازت نہیں دیتے اور ڈرون حملوں کی مذمت کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ اس قرارداد کو متفقہ طور پر یہاں تمام پارلیمانی پارٹیوں کی مشترکہ قرارداد کے طور پر تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر! گزشتہ دنوں جس طریقے سے جی ایچ کیو پر حملہ کیا گیا ہم اِس قرارداد کے ذریعے اُس کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں' اور اپنی سرزمین پر دہشت گردی خواہ کسی بھی ملک امریکہ ہو' بھارت ہو' افغانستان ہو اسرائیل ہو جو بھی قوتیں ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتی ہیں' دہشت گردی کرتی ہیں سب کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اِس میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ امریکہ کے ساتھ ساتھ اُن تمام بیرونی قوتوں کی بھی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ بعض چیزوں میں بھارت' اسرائیل' افغانستان جو ہماری اس سرزمین پر دہشت گردوں کو support کر رہے ہیں حمایت کر رہے ہیں ہم اُن کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ اور ہم اپنی سرزمین پر کسی کو بھی یہ حق نہیں دیتے کہ وہ ہمارے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے اور اس قرارداد میں سب سے پہلے یہ بھی الفاظ شامل کیئے جائیں کہ گزشتہ دنوں جس طریقے سے جی ایچ کیو پر حملہ کیا گیا یہ ہمارے پورے ملک پر حملہ ہے ہم اِس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم اُن شہیدوں کو

خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جو اس حملے میں شہید ہو گئے ہیں۔شکریہ جناب سپیکر! (ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زمرک صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! میں نے جو تجویز پیش کی اور یہاں پر ایوان میں مجھے اپنے دوستوں نے کہا تھا کہ بیٹھ کے اِس پر ایک مشورہ کرتے ہیں۔ میں نے تو پہلے بھی کہا تھا کہ ہم اِس کی مخالفت کرتے ہیں۔تب مولانا واسع صاحب' سردار صاحب' صادق صاحب اور ہم سب بیٹھ گئے۔تو یہ ایک طریقہ ہوتا ہے میں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اِس کی مخالفت نہیں کرتے ہم بیٹھ کے مشورہ کرتے ہیں۔ ہم تو اپنی پارٹی کی تجویز دے سکتے ہیں۔ پارٹی نے جو فیصلہ کیا جو ہماری پالیسی ہے ہم اُس پر بات کر سکتے ہیں۔لیکن جب ایک چیز لاتے ہیں تو بیٹھ کے اُس کو متفقہ طور پر سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔تو میری طرف سے دوستوں نے فیصلہ کیا کہ انشاءاللہ ہم متفقہ طور پر اِس کی حمایت کرتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ میرا نام بھی اِس قرارداد میں شامل کیا جائے اور ڈرون حملوں کی ہم پرزور مخالفت کرتے ہیں۔میرے خیال میں سارے دوستوں کا یہی مشورہ ہے اور ہم نے بیٹھ کے یہ مشورہ کیا ہے کہ مشترکہ قرارداد پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر مال: بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جان علی صاحب!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): جناب سپیکر صاحب! صبح بھی میں نے کہا کہ جس قسم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں کچھ قوتیں یقیناً ایسی ہوں گی جو کوئٹہ بلوچستان یا ملک کے حالات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ اگر آپ نے اِن ڈرون حملوں سے بچنا ہے اور اگر آپ نے حالات کو درست کرنا ہے تو آیئے ہم سب مِل کر سنجیدہ طور پر کوشش کر لیں۔ خدانخواستہ اگر حالات ایسے رہے تو ڈرون تو کیا ہم تو خانہ جنگی کا خود شکار ہو جائیں گے۔ یقیناً میں اُن تمام قوتوں کی مذمت کرتا ہوں جو بلوچستان میں ایکشن کرنا چاہتی ہیں۔ یقیناً ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ ہماری سرزمین پر آ کر حملہ کرے مگر اِس کے لئے ضروری ہے کہ جو ٹارگٹ کلنگ ہے بلوچستان کوئٹہ میں جس قسم کے حالات ہیں خدارا اِس طرف بھی توجہ دی جائے۔تو بجائے اِس کے کہ کوئی اور یہاں آ کر ایکشن لے' ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے حالات کو خود سدھاریں۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ مشترکہ قرارداد کو۔۔۔۔(مداخلت)

وزیرامورنوجوانان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیرامورنوجوانان: اِس میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا اگر امریکیوں کو یہ پتہ ہے کہ بلوچستان کے اندراُن کے لئے ٹارگٹ موجود ہیں جوافراتفری پھیلا رہے ہیں یا دہشت گرد ہیں' گزارش یہ ہوگی اُن سے کہ وہ حکومتِ پاکستان کواُن کی نشاندہی کریں کہ یہاں پر ہیں۔گورنمنٹ آف پاکستان خود پوزیشن لے گی ہم خوداُن کے خلاف ایکشن لیں گے۔اُن کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم خود اِس کے قابل ہیں کہ ہم اُن کو روک سکیں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ صاحب!

سیداحسان شاہ(وزیرصنعت وحرفت): جناب سپیکر! یہ قرارداد جومولانا واسع صاحب اور مولوی سرور صاحب لائے ہیں اِس ایوان میں زیرِ بحث ہے' یقیناً اِس کی کوئی پاکستانی' کوئی اسمبلی کاممبر' کوئی پارٹی مخالفت کرہی نہیں سکتی۔ جناب والا! مجھ سے قبل بہت سارے دوستوں نے اِس پر اظہارِ خیال کیا ہے' میں انہی دوستوں کے اظہارِخیال اوراُنکے جذبات میں مزید دوچار لفظوں کا اضافہ کردوں۔ جناب والا! ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ پورے عالم اسلام پرجس طرح کے حملے کررہا ہے اِس حساب سے جناب والا! انڈونیشیا سے لیکر شام تک کوئی ملک ایسا نہیں ہوگا جواُس کے حملوں کے زد میں نہ ہو۔ اوراُس کی معاشی تباہ کاریوں کے زد میں نہ ہو۔ جناب والا! ضرورت اِس امر کی ہے کہ تمام ممالک' تمام قومیں' تمام قوتیں مِلکر اِس کا تدارک کریں۔ جناب والا! اِس وقت focus اُنہوں نے کیا ہے افغانستان' پاکستان اور عراق کو۔ جناب والا! عراق میں جس طرح کے مظالم ڈھائے گئے' جس طرح عراق کی تباہی ہوئی اور جس بے دردی سے اس کے وسائل کولُوٹا جارہا ہے' اِسی طرح سے جناب والا! افغانستان میں اُنہوں نے جوتباہیاں کی ہیں اِس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ صرف القاعدہ اور طالبان کووہاں سے نکال باہر کرے۔اُنہوں نے ایک نظریہ دیا ہے کہ جی ہم پورے کرہٗ ارض کومحفوظ بنانا چاہتے ہیں اور جہاں دہشتگرد ہوں گے ہم وہاں تک پہنچیں گے تاکہ یہ کرہٗ ارض محفوظ رہے۔ جناب والا! یہ ایک بہت خوش کُن اورخوش نما نعرہ ہے۔لیکن اِس کے پیچھے مقاصد تجارتی ہیں اِس کے پیچھے مقاصد معاشی ہیں۔ اِس کے پیچھے مقاصد پوری دنیا پر امریکی بالادستی کے ہیں۔توجناب والا! جس طرح کیری لوگر بل میں الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو قابلِ اعتراض شقیں ہیں' جس پر ہر پاکستانی نے' پاکستان کے ہرادارے نے' کوئی ایسا محبِّ وطن ' کوئی ایسا قوم پرست' کوئی ایسا باغیرت انسان نہیں کہ جس نے اُس پراعتراض نہ کیا ہو۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ اُس

کے الفاظ بھی چینج ہونے چاہئیں وہ شقیں بھی چینج ہونی چاہئیں۔ ورنہ اگر یہ مَن وعن اسی طرح جس طرح موجود ہے دستخط ہو گئے اور اِس پر implementation ہوگئی تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بلوچوں اور پشتونوں کی موت کے پروانے پر دستخط ہیں یہ کوئی مراعات نہیں ہے۔ لہٰذا ہم پرزور اپیل کرتے ہیں اپنے اِس ایوان کے توسط سے کہ ہماری موت کے پروانے پر دستخط نہ کیئے جائیں اور اِس میں تبدیلیاں کی جائیں اور اِس میں جو بنیادی متصادم شقیں ہیں ہماری قومی غیرت سے جو متصادم ہیں ہمارے علاقائی حوالے سے اُن سب کو حذف کیا جائے۔ جناب والا! میں آخر میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا چونکہ یہ حساس اور بہت ہی اہم معاملہ ہے۔ لہٰذا اِس پر تمام ساتھیوں کا مشترکہ طور پر اِس قرارداد میں نام ڈالا جائے۔ جس طرح مولوی سرور صاحب اور مولانا عبدالواسع صاحب کا ہے تمام پارٹیوں کی جانب سے' یہاں پر آزاد گروپ ہے' سردار اسلم صاحب ہیں' یہاں پر اے این پی ہے' پیپلز پارٹی ہے' بی این پی (عوامی) ہے جو بھی جماعتیں ہیں ہم تمام کے نام اِس میں ڈالے جائیں تا کہ اِس میں مزید قوت مزید طاقت آجائے اور یہ ہم دنیا کو اور اسمبلی سے باہر پیغام دے سکیں' اچکزئی صاحب کا بھی اور جن جن دوستوں نے اِس پر اظہارِ خیال کیا ہے سب کے نام ڈالے جائیں' اور جنہوں نے اظہارِ خیال نہیں بھی کیا ہے میرے خیال میں اِس وقت اسمبلی میں بیٹھا ہوا کوئی بھی رکن اِس کی مخالفت نہیں کرے گا' سب کے نام اِس میں ڈالے جائیں تا کہ ہم دنیا کو پیغام دے سکیں کہ غیرت اور قومی مسئلے پر ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم سب اکٹھے ہیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا شکریہ جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سب کے نام اِس میں شامل کئے جائیں۔ آیا اِس قرارداد کو اِس ایوان ۔۔۔(مداخلت)

سینئر وزیر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے جیسا کہ شاہ صاحب نے اور دیگر دوستوں نے فرمایا جتنے بھی اراکین ہیں ان کے نام ڈال کر اس کو مشترکہ قرارداد میں تبدیل کر دیں (ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آیا اِس قرارداد کو اِس ایوان کی مشترکہ قرارداد کے طور پر منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 15/اکتوبر 2009ء بروز جمعرات بوقت 11:00 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 1 بجکر 17 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆